37829- نماز تراویح عشاء سے قبل ہی ادا کرلیں!

سوال

میں مسجد میں داخل ہوا تو تراویح کی بھی آٹھ رکعت ہوچکی تھیں، تراویح ادا کرنے کے بعد میں نے نماز عشاء ادا کی، تو کیا مجھے تروایح کی وہ فوت شدہ آٹھ رکعات بطور قضاء پڑھنی چاہیئں ؟

پسندیدہ جواب

یہ صحیح نہیں کہ آپ نماز عشاء سے قبل تروایح ادا کریں، آپ کے لیے ایسا کرنا ممکن تھا کہ آپ مسجد میں عشاء کی نیت سے جماعت تراویح کے ساتھ شامل ہوجاتے، اور جب دو رکعت کے بعد امام سلام پھیرتا تو آپ اٹھ کر باقی دو رکعات ادا کرلیتے۔

اور پھر قیام اللیل تو عشاء کی نماز کے بعد ہوتا ہے نہ کہ نماز عشاء سے قبل، بلکہ عشاء کی سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد قیام اللیل کرنا چاہیے، آپ نے جو کچھ کیا ہے وہ صرف نفلی نماز ہے وہ قیام اللیل میں شامل نہیں ہونگی۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

جب مسلمان مسجد میں آئے اور تراویح کی جماعت ہورہی ہو اور اس نے نماز عشاء ادا نہ کی ہو تو کیا وہ ان کے ساتھ نماز عشاء کی نیت سے نماز ادا کرسکتا ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق اسے نماز عشاء کی نیت سے ان کے ساتھ نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، اور جب امام سلام پھیرے تو اسے اپنی نماز مکمل کرنا ہوگی، کیونکہ صحیح حدیث میں یہ ثابت ہے:

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز عشاء ادا کرتے اور پھر اپنے محلہ میں آکر لوگوں کو جماعت کروایا کرتے تھے، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس سے منع نہیں کیا۔ صحیح بخاری و مسلم۔

لھذا یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نفلی نماز پڑھنے والے کے پیچھے فرضی نماز پڑھنے والے کی نماز ادا ہوجاتی ہے۔

اور صحیح بخاری میں ہے کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اوقات صلاۃ خوف ایک گروہ کو دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیری، اور پھر دوسرے گروہ کو بھی دو رکعت پڑھائیں اور سلام پھیری، تو پہلی دو رکعتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرض نماز تھی اور دوسری دو رکعتیں نفل تھیں اور مقتدی صحابہ کرام کی فرضی نماز تھی۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

دیکھیں مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی (181/12)۔

اورشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کا یہ بھی کہنا ہے :

سنت یہ ہے کہ رمضان المبارک اوراس کے علاوہ باقی ایام میں تہجد نماز عشاء کی سنتیں ادا کرنے کے بعد ہونی چاہیئے ، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی کیا کرتے تھے ، اوراس میں کوئی فرق نہیں کہ تہجد مسجد میں ہویا پھر گھر میں یہ سنتوں کے بعد ہی ادا کرنی چاہیئے ۔

دیکھیں مجموع فتاوی الشیخ ابن باز رحمہ اللہ(368/11) ۔

اور رہا مسئلہ نماز تروایح کی قضاء کا جو آپ ادا نہیں کرسکے اس میں آپ کو اختیار ہے کہ چاہیں تو ادا کرلیں تو صحیح ہے اوراگر ادا نہ کرنا چاہیں تو پھر بھی آپ پر کوئی گناہ اورحرج نہیں ، کیونکہ تراویح نوافل میں شامل ہوتی ہے ، باقی نماز پنجگانہ کی طرح اس کی قضاء واجب نہیں ۔

واللہ اعلم .